ولا تنفروا، ایک مشعل کی طرح سامنے رہے۔

مولانا مودودیؒ نے کہا تھا کہ "سوٹوں میں جو دل چھپے ہیں، وہ عباؤں میں نہیں"۔ اکثر بے حجاب عورتیں، جن کو ہم مغرب زدہ کہہ کر آگے بڑھ جاتے ہیں، یا جب تک ان کے چہرے کی ہر لکیر ملفوف نہ ہو جائے، اپنا سمجھنے کو تیار نہیں ہوتے، ان کے دل میں بھی اللہ اور رسولؐ کی محبت ہوتی ہے۔ شروع میں ذرا وسعت قلب، محبت، اغماض اور ان کی کوتاہیوں کی طرف سے "غض بصر" ان کو ضائع ہونے سے بچا سکتا ہے اور راہ خدا میں جہاد کے لیے ان کی قوتیں لگانے میں کامیابی ہو سکتی ہے۔ یقیناً اس پہلو سے جو خوش گوار کام ہو رہا ہے، اس میں تمھارا دخل ہو گا، لیکن اس پہلو سے مستقل سوچتے رہنے اور کام کرتے رہنے کی ضرورت ہے۔

یہ بھی سامنے رکھنا کہ حضورؐ نے کبھی کسی کو رو در رو نہیں ٹوکا، مجمع عام میں نہیں ٹوکا، کسی کا نام لے کر احتساب نہیں کیا۔ لوگ خود آکر خامیوں کا اعتراف کرتے تو آپؐ کی ہر ممکن کوشش ہوتی کہ نہ کریں، معافی کی سبیل نکل آئے۔ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ وَشَاوِرْهُمْ فِی الْاَمْرِ کی تفسیر بھی حضورؐ کی زندگی میں جلوہ انگیز نظر آتی ہے۔

تم جو کچھ لوگوں سے کرانا چاہتی ہو، اس طرح کراؤ کہ لوگ سمجھیں یہ ہمارا فیصلہ ہے، ہماری سوچ ہے۔ یہ بہتر ہے، اس کے مقابلے میں کہ لوگ سمجھیں کہ یہ بات ہم پر مسلط (impose) کی گئی ہے۔ خود اپنے کو بھی لوگوں پر مسلط نہ کرو، پھر لوگ زیادہ محبت سے تمھیں اپنے سروں پر بٹھائیں گے لیکن جہاں حکم دینے کی ضرورت ہو، وہاں گومگو کا عالم نہ ہونا چاہیے۔

تنظیم میں جتنا ابلاغ (communication) ہو گا اور اس لحاظ سے جتنی کشادہ روی (openness) ہو گی، اتنی ہی تنظیم مضبوط ہو گی۔ کھلے کھلے ابلاغ، اظہار رائے اور اختلاف سے کمزوری نہیں پیدا ہوتی، اگر ان کے صحیح آداب کی تعلیم ہو۔ دہانے، دروازے بند کرنے اور ربط کے راستے بند کرنے سے، تنظیم کمزور ہوتی ہے۔

اللہ تعالیٰ تم کو خوش رکھے، اپنی رضا اور جنت سے سرفراز کرے، اپنا زیادہ سے زیادہ کام لے، تمھارے بچوں کو مومن و مجاہد بنائے اور ایسا گھر بنانے کی توفیق دے جہاں قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا کی روح کارفرما ہو۔" (خ م مراد)

اخلاقی اوصاف اور سیاست

کافی عرصے سے یہ سوال ذہن میں کھٹک رہا تھا، پوچھنے کی کوشش کر رہا ہوں بلکہ یوں کہیے نصیحت چاہوں گا۔

الحمدللہ تحریک اسلامی ایک ایسا پلیٹ فارم ہے جہاں سے ہم مل کر اللہ کی رضا طلب کرنے کے لیے اجتماعی کوششیں کر رہے ہیں اور حقیقتاً تحریک اسلامی دوسری اسلامی جماعتوں سے اسی لیے ممتاز اور منفرد ہے کہ یہ ایک منظم نظریاتی تحریک ہے۔ ہم سب کی خواہش ہوتی ہے کہ تحریک اسلامی اپنی منفرد روایات اور مکمل اسلامی تشخص کے ساتھ قدم بہ قدم بڑھتی چلی جائے اور ہماری یہ بھی خواہش ہوتی ہے کہ کہیں بھی ہماری تحریک کے اندر شگاف نہ پڑنے پائے جس سے ہماری تحریک کو نقصان پہنچے۔ لیکن میں نے ایک عرصے سے یہ محسوس کیا ہے کہ ہمارے کارکنان میں فرائض میں لاپروائی بڑھتی جا رہی ہے' نمازوں کے اندر غفلت' اخلاقی اوصاف میں کمی' والدین سے نامناسب تعلقات وغیرہ۔

لگتا ہے ہم سیاست دان تو بن گئے ہیں لیکن وہ اوصاف جو ہماری پہچان ہیں' ختم ہوتے جا رہے ہیں۔ ہمارے ہاں اس ساتھی کو یا اسی کی رائے کو' اہمیت دی جانے لگی ہے جو سیاست کی بولی بولنا جانتا ہو۔ اس ساری صورت حال میں انفرادی کوشش اپنی جگہ' لیکن بحیثیت اجتماعیت ہماری کیا ذمہ داریاں بنتی ہیں؟ ہمیں کیا طریقہ کار اپنانا پڑے گا؟

بنیادی مسئلہ یہ ہے کہ جو حق نصیحت انفرادی دائرے میں اور ذاتی سطح پر ادا کیا جانا چاہیے' ہم چاہتے ہیں کہ یہ بوجھ بھی اجتماعیت ہی اٹھائے ــــ سوالات' اعتراضات اور اجتماعی احتساب کے ذریعے ایک مسئلے کی تشہیر تو ہو جاتی ہے' اصلاح نہیں۔

اجتماعی طور پر ترغیب' تحریص' تذکیر' تلقین اور نصیحت ہی اہم اکائیاں ہیں۔ ہر تربیت گاہ' شب بیداری اور نشست و برخاست ــــ فضا بنانے' دلوں کو متوجہ کرنے' ذہنوں کی آبیاری کرنے' فرائض و مستحبات کا شوق پیدا کرنے' جذبوں کو ابھارنے اور یقین کی دولت سے سرشار کرنے کی خدمت میں لگی ہوتی ہیں۔ ایسی اجتماعیت سے وابستہ ہر فرد کا فرض ہے کہ باہمی اخوت' محبت اور خیر خواہی کے جذبے سے اپنے رفقا کی خامیوں کو دیکھنے تو دور کرنے کی کوشش کرے۔ وہ گر رہے ہوں تو انھیں سنبھالا دے' وہ غلط موڑ مڑ رہے ہیں تو انھیں ٹوکے۔ اس کے لیے حکمت و دانائی کی بھی ضرورت ہے اور صبر و تحمل کی بھی ــــ بسااوقات اس دائرے کا کام بھی اجتماعیت کے حوالے کر کے ہم اجتماعیت ہی کو موردِ الزام ٹھہرانے لگتے ہیں۔ احتساب کے نام پر بھی نامعلوم کیا کیا کر گزرتے ہیں۔ اس طرح بددلی پیدا ہوتی ہے اور اصلاح کے بجائے مزید بگاڑ اور خرابی حصے میں آتی ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ ایک فرد یا چند افراد کی خامیوں کو یا کسی ایک علاقے اور حلقے کی خرابی کو عمومیت کا رنگ نہیں دینا چاہیے۔ پوری اجتماعیت کو اسی ایک عینک سے نہیں دیکھنا چاہیے۔ ہماری اجتماعیت میں مجموعی اور عمومی طور پر بڑا خیر ہے' جذبہ جہاد ہے' انفاق کا مادہ ہے' ایثار و قربانی کا داعیہ ہے اور یہ صفات مسلسل پھل پھول رہی ہیں' بڑھ رہی ہیں' مضبوط ہو رہی ہیں۔ بعض مقامات پر کچھ کمزوریوں کا صدور ہو جائے تب بھی دور دور تک نیکی اور بھلائی کی کہکشاں بچھی نظر آتی ہے۔ اس کی قدر کی جانی چاہیے۔ ان کی

افزائش کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ ان کا تذکرہ ہوتا رہے۔

بڑی سے بڑی اور مضبوط اجتماعیت کی عمارت بھی اپنے جلو میں چلنے والوں کے مثالی باہمی تعلقات اور اپنائیت کے ستونوں پر قائم ہوتی ہے۔ جو کام رفاقت اور خیر خواہانہ جذبوں کا محتاج ہے' اسے کسی اور طرح انجام نہیں دیا جا سکتا۔

رہی بات سیاست کی---- تو یہ بات بھی قابل توجہ ہے کہ ہم بھی بسااوقات "سیاست" کا لفظ انھی معنوں میں استعمال کرتے ہیں جن میں یہ لفظ معاشرے میں مستعمل ہے جبکہ ہم اس کے تقدس کی بحالی کا مشن لے کر اٹھے ہیں۔ ہم "سیاست" کو فریضہ سمجھ کر آئے ہیں۔ ہمارے نزدیک دین و سیاست کی دوئی بھی ناقابل فہم ہے' اصل میں دونوں ایک ہیں---- سیکولر حضرات' مذہب اور دین کو سیاسی مقاصد کے لیے استعمال کرنے کا الزام لگا کر' مذہب کو مطعون کرنے کا راستہ اپناتے ہیں۔ جبکہ "سیاست" کے بارے میں سارا پراپیگنڈہ ہی یہ ہے کہ شرفا کو اس سے دور رہنا چاہیے اور مذہبی لوگوں کا تو دور کا واسطہ بھی نہ ہونا چاہیے۔ اس تناظر میں جب ہم بھی ہر طرح کی خرابی کو بیان کرنے کے لیے اس پر "سیاست" کا لیبل لگا دیتے ہیں تو اپنے پیش کردہ وسیع اور بلیغ تصور دین کی خدمت کی بجائے' دوسروں کے تصور کو تقویت پہنچا رہے ہوتے ہیں---- لہٰذا بہتر یہی ہے کہ متعین خرابی کو مناسب الفاظ اور پیرایے میں بیان کیا جائے اور مرض کی تشخیص کے بعد اس کے علاج کی فکر اور تدبیر کی جائے۔ (سید منور حسن)

لٹریچر کا روزانہ کچھ نہ کچھ مطالعہ اپنی عادت بنالیجیے

نئے معاشی نظام کے لیے

بنیادی خطوط کار

سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ

معاشیات اسلام

مرتب: خورشید احمد

ملک بھر کے تحریکی مکتبوں سے حاصل کیجیے

عطیہ اشتہار

Ejaz Ahmed Chaudhry:

SEARS International

COMPUTERS, PRINTERS, MONITORS & FAX MACHINE

58, First Floor, Hafeez Centre, Gulberg III, Lahore. Pakistan.

Tel: 92-42- 5752247-48 Fax: 92-42-5752249